

## 1847- قسطوں میں فروخت کرنا

سوال

قسطوں میں خرید و فروخت کا حکم کیا ہے؟ اور جب کوئی خریدار قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس سے شرعاً کس طرح پیٹا جائے؟

پسندیدہ جواب

اول:

ادھار میں موجودہ قیمت سے زیادہ لینا جائز ہے، اور اسی طرح نقدوں اور ایک معلوم مدت تک کی قسطوں میں خریداری کی قیمت بتانا بھی جائز ہے، اور بیچ اس وقت تک صحیح نہیں ہو گی جب تک خریدار اور فروخت کرنے والا دونوں نکدیا اور اس پر اتفاق نہ کر لیں، لہذا اگر بیچ نکدیا اور ادھار میں تردد کے ساتھ ہوتی ہو وہ اس طرح کہ کسی ایک قیمت پر یقینی اتفاق نہ ہوا ہو تو یہ بیع شرعاً جائز نہیں ہو گی۔

دوم:

معاہدے کے اندر ادھار کی بیچ میں موجودہ قیمت سے علیحدہ قسطوں پر فوائد شامل کرنا شرعاً جائز نہیں، وہ اس طرح کہ مدت کے ساتھ مرتبہ ہو چاہے خریدار اور تاجر فائدے کی نسبت پر اتفاق کریں یا اسے عام چلنے والے فائدہ سے مربوط کر دیں۔

سوم:

جب خریدار مدت مقررہ پر اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس پر اسے لازم کرنا جائز نہیں، یعنی کسی سابقہ شرط یا بغیر کسی شرط کے ہی قرض کی رقم زیادہ کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ سودا اور حرام ہے۔

چہارم:

قرض لینے والے (یعنی اقساط پر خریداری کرنے والے) کے لیے اقساط کی ادائیگی میں ثالث مٹول سے کام لینا حرام ہے، لیکن اس کے باوجود اقساط کی تاخیر کی بناء پر تاخیر کے عوض میں پیسے زیادہ کرنا شرعی طور پر جائز نہیں۔

پنجم:

بانع کے لیے شرعاً جائز ہے کہ وہ معاہدے کے وقت مدت کی شرط رکھے کہ: خریدار نے اگر کچھ اقساط میں تاخیر کر دی تو وقت سے قبل ہی اقساط ختم کر دی جائیں گی، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر خریدار اس پر رضامندی کا اظہار کرے تو پھر معاہدے میں یہ شرط رکھی جا سکتی ہے۔

ششم:

بانع کو کوئی حق نہیں کہ وہ فروخت کر دے چیز کی ملکیت اپنے پاس رکھے، لیکن یہ جائز ہے کہ وہ خریدار کے ساتھ یہ شرط رکھے کہ بطور ضمانت فروخت کردہ چیز اس کے پاس رہن رکھے تاکہ مقرر کردہ اقساط پوری ہو سکیں۔

دیکھیں : مجمع الفقہ الاسلامی صحفہ نمبر (109)

ہشتم :

مدت پر حاصل کردہ قرض کی وقت سے قبل ادائیگی کی بنا پر قرض میں سے کچھ کمی کرنا شرعاً جائز ہے، چاہے یہ کمی قرض لینے والے کے مطالبہ پر ہو یا قرض دینے والے کی طرف سے، جب کسی سابق اتفاق کی بنا پر ایسا نہ ہو تو یہ حرام کردہ سود میں شامل نہیں ہو گا اور جب تک قرض خواہ اور مقروض دونوں کے مابین ہی یہ معاملہ اور تعلق رہے، لیکن جب اس میں کوئی تیسرا فریق شامل ہو گیا تو پھر جائز نہیں، کیونکہ اس وقت تجارتی اور اقاق کی کمی کے حکم میں آجائے گا۔

ہشتم :

جب اقساط ادا کرنے والا تنگ دست نہ ہو اور مستحق اقساط میں سے کوئی قسط ادا نہ کر سکنے کی حالت میں خریدار اور تاجر کا مکمل اقساط ختم کرنے پر اتفاق کرنا جائز ہے۔

نهم :

مقروض کی موت یا اس کے مفلس ہو جانے یا پھر ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے کی حالت میں رضامندی کے ساتھ قرض وقت سے پہلے ادا کرنے کی صورت میں کمی کرنا جائز ہے۔

دهم :

تنگ دستی کا ضابط جس کی بنا پر اسے ڈھیل اور مملت دینا واجب اور ضروری ہے یہ ہے کہ : مقروض کے پاس اس کی ضروریات سے زیادہ مال نہ ہو جو اس کے قرض کی ادائیگی کر سکے یا پھر کوئی ایسی بعینہ چیز نہ پائی جائے جو اس کی ادائیگی کر سکتی ہو۔